یا علی

امیر المومنین
علی بن ابی طالب علیه السلام

آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه

بسم الله الرحمن الرحیم

بین الاقوامی دفتر آپ زائرین کرام کی خدمت میں خیر مقدم عرض کرتا ہے اورمندرجہ ذیل خدمات کے لئے ہمہ وقت آمادہ ہے :

۱۔ بارگاہ مقدسہ کریمہ اہل بیت حضرت معصومہ قم علیہا السلام اور آپ کے حرم مطہر سے متعلق زائرین کے سوالات کے جوابات

۲۔ دینی موضوعات سے متعلق زائرین کے سوالات کے جوابات کے لئے علماء کرام کا صبح ۸ بجے سے رات ۸ بجے تک دفتر زائرین میں ہونا

۳۔نشست علمی اور مختلف موضوعات کے تحت سیمنار کا اہتمام

۵۔ ولادت وشہادت ائمہ کے موقع پر محافل ومجالس کا اہتمام

٦۔ایام فاطمیہ ،معصومیہ، اعیاد شعبانیہ اور محرم الحرام و صفر المظفرمیں خاص پروگرام کا اہتمام

۹۔ مختلف موضوعات کے تحت بروشر

محترم زائرین سے درخواست ہے کہ وہ حسب ذیل امور کا لحاظ رکھیں

۱. حجاب اسلامي کی رعایت کریں۔

۲. اپني قیمتي اشیا کر حفاظت خود کریں اور حتي الامکان انہیں حرم مطہر میں لانے سے پرہیز کریں۔

۳. حرم مطہر کے لئے نذرانے اور ہدایا کو ان کے مخصوص دفتر میں جمع کرائیں۔

۴.کسی شخص کے گم ہوجانے کي صورت میں گم شدہ افراد کے دفتر میں رجوع کریں۔

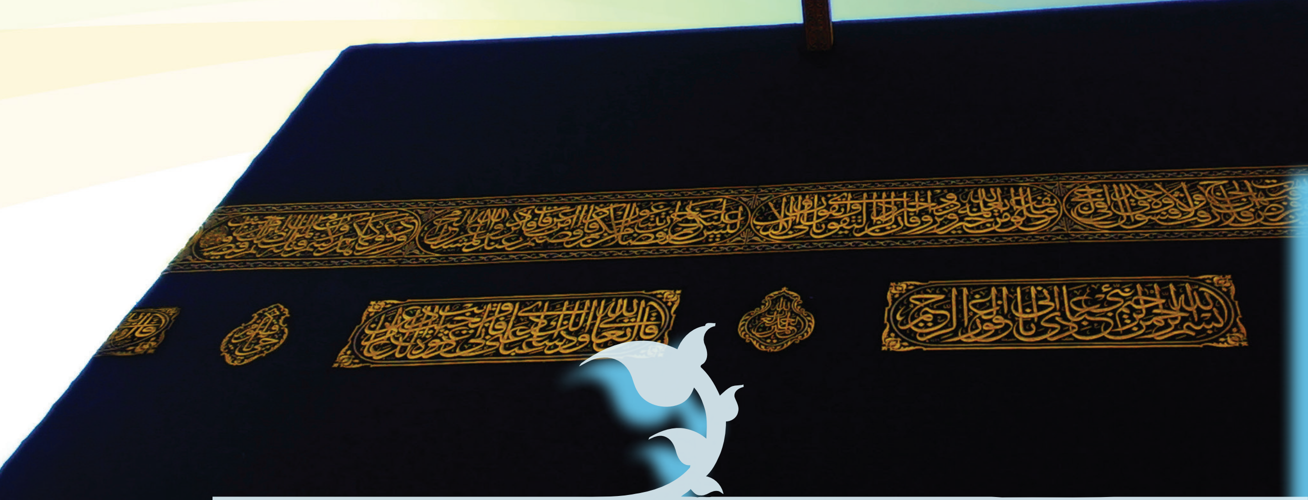

عصمت مآب بی بی لوگوں کے درمیان سے ہوتی ہوئی گذر گئ خود کو پردہ کے قریب کیا اور کعبہ کے پردہ کو پکڑ کے دہلیز رحمت کے سامنے مناجات کی۔

خدایا! میں تجھ پر تیرے رسولوں پر اور تیری بھیجی ہوئی کتابوں پر ایمان رکھتی ہوں۔

اپنے جدّ ابراہیم علیہ السلام کی باتوں کی تصدیق کرتی ہوں اور اس بات کا عقیدہ رکھتی ہوں کہ اس عظیم گھر کو انھوں نے تعمیر کیا ہے۔

جو بچہ میرے شکم میں ہے اس کے حق کا واسطہ میری مشکل آسان کر!

کعبہ کا پردہ اٹھا۔ دیوار میں در بنا۔

لوگوں کا جم غفیر کعبہ کی طرف دوڑ پڑا۔ لیکن کعبہ کا دروازہ بند تھا لاکھ جتن کئے مگر تالا نہیں کھلا۔

۱۳رجب ۳۰ عام الفیل کے چار دن بعد پھر اسی جگہ دیوار میں در بنا۔ فاطمہ بنت اسد اپنی آغوش میں اپنے عظیم فرزند علی علیہ السلام کو لیکر خدا کی مہمانی سے واپس ہوئیں۔

حوالہ جات: مستدرك الحاكم النيشاپوری، ج۳، ص٤٨٣؛ الغدير، ج٦، ص٢١.

تین سال ہوگئے جب پہلی بار فرشتہ وحی کو دیکھا تھا (یعنی حادثہ سقیفہ سے بیس سال پہلے۔
فرشتہ وحی نے آکر حکم سنایا- وانذرعشیرتک الاقربین۔۔۔ اپنے قرابتداروں کو (خوف الٰہی) سے ڈرائیے
آج دوسری بار لوگوں کو جمع کیا تھا تا کہ حکم الہی سنائیں پہلی بار تو ابولہبنے اپنی شیطانی باتوں سے لوگوں کو بھڑکا دیا تھا۔
رسول نے ارشاد فرمایا «میں تمہاری دنیا و آخرت کی سعادت کا پیغام لے کہ آیا ہوں۔۔۔»
تم میں سے کون ہے جو میری مدد کا وعدہ کرے تا کہ وہ میرا وصی، وزیر و خلیفہ بنے؟
لوگ بغلیں جھانک رہے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ رسول نے تین بار جملہ کو دہرایا۔ علی عَلَیہِ السَّلَام نے ہر بار لبیک کہا۔
اب حجت تمام ہوگئ تھی اور بہانہ ختم ہوگیا تھا۔
رسول نے اپنے اعزاء واقارب اور بنی ہاشم کی طرف رخ کر کے فرمایا۔ آج کے بعد ! علی میرے وصی وزیر اور خلیفہ ہیں۔

حوالہ جات: تأریخ الطبري، ج۲ ، ص۲۱۷ ؛ الكامل في التأريخ لابن الأثير، ج۲ ، ص۶۳

دلاوران عرب میں سے ایک تھا ہزار لوگوں کے مقابل تنہا میدان جنگ میں جاتا تھا۔ «یلیل» میں بہت سارے دشمنوں پر غالب آیا تھا تو اسی وقت سے اس کو «فارس یلیل» دلاور یلیل «کہنے لگے تھے۔

وہ میدان جنگ(خندق) میں کھڑا ہانک لگا رہا تھا: کیا تم لوگ جنت پر ایمان رکھتے ہو؟ کوئی ہے تم میں جس کو میں جنت میں بھیج دوں یا وہ مجھے دوزخ بھیج دے؟

ارے چیخ چیخ کے میرا گلا بیٹھ گیا ہے کوئی ہے میرے مدّمقابل!؟

حضرت علیf میدان میں آئے۔ عمرو سے کہا یا چلے جاؤ یا ایمان لے آو۔ لیکن وہ تو لڑنے پر تلا تھا۔ وار کا ردوبدل ہوا اس کے وار سے آپ کی سپر ٹوٹ گئی اور خود کٹنے کے بعد سر شگافتہ ہوگیا۔ لیکن حیدری ضرب نے اس کو زمین پر گرادیا۔ مگر آپ نے میدان کا چکر لگایا لوگ حیران تھے اور اس عمل کا سبب جاننا چاہتے تھے۔

وجہ یہ تھی کہ اس نے اہانت کی تھی لعاب دہن امام کے چہرے پر پھینکا تھا۔ اس ل امام نے غضب کو ضبط کیا اور دشمن خدا کو اس وقت قتل نہیں کیا۔

اب قول رسول کا راز کھلا۔ جب آپ کو میدان میں بھیج رہے تھے تو فرمایا تھا۔(برز الاسلام کلّہ الی الکفر کلّہ) کل ایمان، کل کفر کے مقابل جا رہا ہے۔

حوالہ جات: مستدرك الحاكم النيشاپوری، ج٣، ص٤٨٣؛ الغدير، ج٦، ص٢١.

تیونس کے ایک اھل سنت دانشمند سے بحث ھوئی اوراس سے سوال کیا گیا کہ تم حدیث غدیر (من کنت مولا فھذا علی مولاہ) کو مانتے ہو جس کو رسول نے ھزاروں کے درمیان بیان کیا تھا،

جواب دیاہاں- اتفاق سے (سورۂ مائدہ کی ٦٧ ویں آیت کی تفسیر) میں ہم نے اس کی صحت کا اعتراف کیا ہے،

تیونس کے دانشمند نے کتاب کھولی اور سماوی تیجانی کی تحریر کو دکھایا اس میں لکھا تھا کہ شیعہ اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ حدیث (غدیر) تواتر سے ثابت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فصل خلیفہ ہیں۔

لیکن اھل سنت کا عقیدہ اس کے برخلاف ہے۔

لھذا! آیت کے ظاہر معنی سے گریز کریں گے اور مولا کے معنی دوست مراد لیں گے،

سنی عالم سے سؤال ھوا- آپ اصل واقعہ کو تو مانتے ہیں کہ پیش آیا؟

-جی ہاں! اگر ایسا نہ ہوتا تو علماء و محدثین اس کو نقل نہ کرتے۔

-کیا یہ بات رسول کے شایان شان ہے کہ تمام اصحاب مرد و عورت اور بوڑھوں کو تپتے صحرا میں روکیں اور علی کا نام لینے سے پہلے تمام لوگوں پر اپنی اولویت کا اعتراف لیں پھر سب کو حکم دیں کہ علی کو دوست رکھوا؟

حوالہ تأریخ الطبري، ج٢، ص٢١٧ ؛ الكامل في التأريخ لابن الأثير، ج٢، ص٦٣

ہمیشہ ان کے پیٹھ پیچھے باتیں ہوا کرتیں تھیں کوئی ایسا دن نہیں ہوتا جب ان کی بات نہ ہو۔
لیکن اس بار ماجرا دوسرا تھا۔ جب سے میں علی علیہ السلام کا ھم سفر ہوا تھا ان کا کینہ میرے دل میں گھر کر گیا تھا جہاں بھی بیٹھتا تھا ان کی برائی کرتا تھا۔
یہ بات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان تک پہونچی۔
جس وقت مسجد میں داخل ہوا۔ رسول کی تیز نظروں کی چبھن کو میں برداشت نہ کرسکا۔ آپ نے میرا رخ کیا اور فرمایا،
اے عمرو، خدا کی قسم تم نے میرا دل دکھایا ہے۔
جس نے علی علیہ السلام کا دل دکھایا گویا اس نے میرا دل دکھایا۔

حوالہ: مستدرك الصحيحين، ج۳، ص۱۲۲

بارہا اپنے حق کا دفاع کیا استدلال اور گواہی پیش کی. جو لوگ واقعہ غدیر کے چشم دید گواہ تھے انھوں نے گواہی بھی دی مگر کچھ کینہ توز افراد بھانہ تراشتے تھے۔۔۔

امام نے ان لوگوں سے کہا کہ جو کچھ غدیر میں دیکھا اور سنا اس کو بیان کرو! لیکن۔۔۔۔

بہر حال خدا ظلم کو برداشت نہیں کرتا وہ بھی اگر اس کے خاص بندوں کے حق میں ہو چہ جائیکہ اس کا ولی خاص ہو۔

مگر یہ اٹل حقیقت ہے کہ اگر کوئی ولایت علی عَلَیْہِ السَّلَام کی حقانیت پہ، پردہ ڈالے تو لاعلاج بیماری میں مبتلا ہوگا۔ انس ابن مالک برص میں مبتلا ہوا۔

براء بن عازب و زید بن ازقم اندھے ہوئے۔

جریر بن عبداللہ بجلی دورہ جاہلیت پر پلٹ گیا۔۔۔

حوالہ: إحقاق الحق، ج٦، ص٥٦٠؛ شرح نهج البلاغة ابن أبي الحديد، ج١، ص٣٦٢؛ المعارف، ابن قتيبة، ص١٩٤؛

ہر شخص اپنے قصیدے پڑھ رہا تھا اور خلافت کا حقدار سمجھتا تھا اور اس پر دلیل پیش کرتا اور رسول کی حدیث بیان کرتا۔ عثمان کے دور حکومت میں یہ صورت حال بہت زیادہ تھی۔ صبح سے یہ بحث چھڑی ہوئی تھی۔ ظہر کے نزدیک امیرالمومنین کے طرف رخ کرکے لوگوں نے کہا۔ آپ کچھ کیوں نہیں بولتے-؟!

امام نے اہل بیت کی شان میں حدیث رسول پیش کی ۔ سب نے تصدیق کی ۔ پھر آپ نے فرمایا میں تم سب کو قسم دیتا ہوں۔ تم میں سے جس کسی نے رسول سے ہماری خلافت کے بارے میں سنا ہے وہ کھڑا ہو جا۔

کچھ لوگ منجملہ سلمان، ابوزر، مقداد، عمار و۔۔۔۔۔۔

کھڑئے ہوئے اور ایک زبان ہو کر کہا ہم کو وہ لمحہ یاد ہے جب رسول اکرم ﷺ منبر پر تھے اور آپ ان کے پاس تھے رسول نے فرمایا، خدا نے ہم کو حکم دیا ہے کہ تمہارا امام اور اپنا وصی منصوب کروں جس کی اطاعت تمام مومنین پر ہے۔ اے لوگو! میرے بعد تمہارے امام میرے بھائی علی ہیں۔۔!

ان کی حثیت تمہارے درمیان میری مانند ہے۔۔۔ اپنی پوری حیات میں ان کا اتباع کرو۔

حواله: الغدیر، ج۱، ص۱۶۳ –۱۶۶؛ فرائد السمطین، الباب۷۸

اتے وقت ستر (۷۰) افراد تھے سب کے سب مسلمان اور اس بات کا گماں کر رہے تھے کہ سب اپنے وقت کے بہترین شعیہ ہیں

اگرچہ ان لوگوں سے بہت کہا گیا کہ آپ عظیم معجزات دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے لیکن نہ ماننے اور اصرار اس بات پر تھا کہ جو کچھ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے علم حاصل کیا ہے اور جو اسرار نبوی آپ کے پاس ہے سب کو عیاں کریں تا کہ رسول کی وصیتوں پر یقین آجائے۔ انھوں نے اتنا اصرار کیا کہ حضرت علی عَلَيْهِ السَّلَام پر حجت تمام ہوگئی۔

اچانک کیا دیکھا کہ » ایک طرف جہنم کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور ایک طرف جنت کے باغات ہیں» یہ دیکھتے ہی سب نے گمان کیا کہ یہ تو جادو ہے۔۔

اس منظر کو دیکھنے کے بعد بھی ستر لوگ واپس ہوئے لیکن ان میں صرف ایک شخص باایمان واپس ہوا جس کا نام میثم تمار تھا۔

امیرالمومنین عَلَيْهِ السَّلَام کے سلسلہ میں میثم کا یقین بال برابر بھی کم نہ ہوا یہاں تک کہ کھجور کے درخت جس کو ہر روز پانی دیا کرتے تھے اس پر سولی دے دی گئی۔

اور اس طرح میثم کے مولا کی پیشین گوئی سچ ہوگئی۔

حواله: عبقات الأنوار، ج٤، ص١٢١

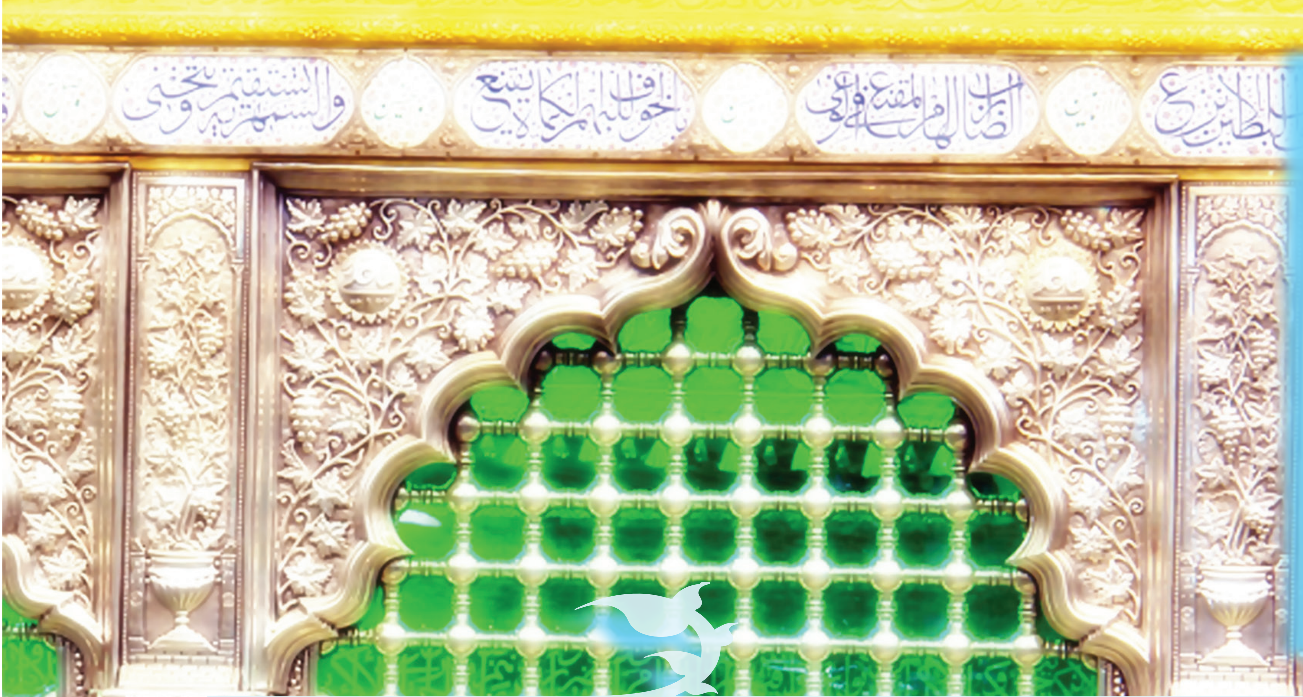

عشق نماز رگ و پئے میں سمایا تھا، فرصت ملی اور خدا سے راز و نیاز شروع۔۔۔ حالت نماز میں تو ایسی کیفیت ہو جاتی گویا زمین پر ہیں ہی نہیں۔ آپ کی نماز میں عرش کی خوشبو کی لپٹ آتی تھی۔ جو بھی اس نماز کو دیکھتا تھا وہ خدا سے مناجات کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ نماز کے بعد احساس بندگی میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

ایک بار نماز کے بعد دیکھا کہ جو تیر پاؤں کی ہڈی میں اتر گیا تھا وہ اب نہیں۔۔۔۔۔

اور پاؤں سے بہت زیادہ خون بہہ چکا ہے۔

یہ عمل آپ کے فرزند حسن مجتبیٰ نے انجام دیا تھا کیونکہ بیٹا، باپ کو بہتر پہنچانتا تھا کہ یہ تیر جو پیر کی ہڈیوں میں اتر گیا ہے اس کو نکالنے کا بہترین موقع اس وقت ہے جب آپ سجدے میں ہوں۔

حواله: لألئ الأخبار، ج٤، ص٣٦

بخیئے کے اوپر بخیہ، آپ کے نعلین میں اتنے بخیئے تھے کہ اب جگہ نہیں تھی۔ موچی بھی اس کو بخیہ کے لیے قبول نہیں کر رہا تھا، اس نے کہا۔ اب اس کو بدل دیں۔۔۔ بخیہ کی جگہ نہیں۔۔۔۔۔

بلاشرکت غیرے کائنات کا امیر خود اس نعلین میں بخیہ کر رہا ہے۔ ہم خیرہ زدہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے حیران تھے کہ کس طرح بخیہ کریں گے۔ دل و دماغ کے قاری نے ہماری نگاہوں کے راز کو پڑھ لیا اور سوال کیا۔۔ یہ نعلین. تمہاری نظر میں کیا قیمت رکھتی ہے؟

عرض کیا۔شاید کچھ نہیں، امام نے فرمایاتمہاری خلافت میری نظر اس کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی کم مگر یہ کہ اس حکومت کے ذریعہ عدل و انصاف قائم کر سکوں۔

حوالہ:صحیفہ نور، ج۲۰ ، ص۱۸۵

علی ولی اللہ

وہ رات دیگر تمام راتوں سے زیادہ طولانی ہوگئی تھی آنکھوں سے نید اڑ گئی تھی۔ پیاس نے امام کے سپاہیوں کا صبر تمام کر دیا تھا۔ آپ ان جزئی مسائل پر جنگ کرنے نہیں آئے تھے آپ کا درد دل دین تھا۔

خط لکھا۔ جس راہ میں قدم اٹھایا ہے نہیں چاہتا کہ مذاکرہ اور اتمام حجت سے پہلے جنگ کروں لیکن تیرے ہر اول دستہ نے، میرے ہر اول دستہ پر حملہ اور فرات پر قبضہ کر کے جنگ کی ابتدا کر دی ہے۔ اپنی فوج کو حکم دے کہ فرات کا گھاٹ چھوڑ دیں تا کہ جس لئے آئے ہیں اس پر گفتگو کریں لیکن اگر تو چاہتا ہے کہ اصل مقصد چھوڑ دیں اور پانی پر جنگ کریں تا کہ جیتنے والے کا گھاٹ پر قبضہ ہوا تو کوئی بات نہیں۔۔

معاویہ نے خط کا جواب نہیں دیا تو آپ نے حملے کا حکم دیا۔ اسلام کی فوج فتح یاب ہوئی۔

اب گھاٹ امام کی فوج کے قبضہ میں تھا۔

لوگوں نے کہا۔ ہم بھی پانی بند کر دیں۔

امام نے فرمایا۔ خدا نے پانی کو مسلمانوں اور کافروں سب پر حلال قرار دیا ہے۔ پانی کا بند کرنا مردانگی کے خلاف ہے۔ خاص طور سے اس وقت تم لوگ فتح یاب ہوئے ہو اور ان کے ظلم کو ختم کر دیا ہے۔

حوالہ: الغدیر، ج۱، ص۱٦۳ – ۱٦٦؛ فرائد السمطین، الباب۷۸

کچھ اضطرابی کیفیت تھی۔ امیر المؤمنین کبھی تلوار چلاتے کبھی آسمان کی طرف دیکھتے۔ آپ کا یہ عمل میرے لئے حیران کن تھا۔ آخر صبر نہ کر سکا بڑھ کے گیا اور سوال کر بیٹھا اے آقا!

آپ کا یہ عمل میرے لئے تعجب آور ہے۔

اس گھمسان جنگ میں تلوار روک کر آسمان کی طرف دیکھنے لگتے ہیں۔ آخر یہ کون سا عمل ہے جو آپ کی نظر میں اتنا اہم ہے جبکہ آپ کے سامنے دشمن ہے۔

فرمایا۔ آدھا دن گذر گیا ہے اذان ظہر کا وقت نزدیک ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ نماز کا اوّل وقت ہاتھ سے نکل جائے۔

حواله:سفینةالبحار، ج۲ ،ص٤٤

«مسیح امت» کا لقب حضرت علی علیہ السلام کو آنحضرت نے عطا کیا تھا۔

رسول خدا فرماتے ہیں(اے علی) تمہاری مثال میری امت میں عیسی ابن مریم کی طرح ہے۔ جس طرح ان کی امت تین حصوں میں تقسیم ہوئی تھی۔ ایک گروہ حواریون کا جو ان پر ایمان لایا دوسرا گروہ جو ان کا دشمن ہوا جیسے یہودی اور ایک گروہ جس نے ان کے حق میں غلو کیا،

میری امت بھی تمہارے حق میں تین طرح کی ہوگی شیعہ جو تم پر ایمان لائیں گے اور وہی(حقیقی) مومنین ہیں ایک گروہ تمہارا دشمن ہے جو عہد شکنی کرے گا اور ایک گروہ تمہارے حق میں غلو کرے گا۔ اے علی علیہ السلام! صرف تم اور تمہارے شیعہ جنت میں جائیں گے۔

تمہارے دشمن اور غالی افراد کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

حوالہ::المناقب، الفصل۱۹ ؛ شبہای پیشاور، ص۱۳۶ –۱۳۷

رسول آخری وقت میں امانت و امانت داری کی باتیں کر رہے تھے اور وہ بھی عظیم۔

«ان دونوں کو تمہارے درمیان بطور امانت چھوڑ کے جارہا ہوں دیکھو ان دونوں سے جدا نہ ہونا یہ دونوں بھی ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے»

جوان سے متمسک ہوا وہ نجات یافتہ ہے اور جو ان سے دور ہوا ہلاک ہوا۔

اگر ان دونوں سے تمسک کیا کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔

«یہ دونوں» قرآن اور میری عترت «جڑوا بھائی ہیں»۔

حواله: صحيح مسلم، ج۷، ص۱۲۲ سنن الترمذي، ج۲، ص۳۰۷؛ مسند أحمد بن حنبل، ج۵، ص۱۸۲ – ۱۸۹

خود ان کی تجویز تھی انہوں نے رسول کی دلیلوں کو نہیں قبول کیا بلکہ اس سے بڑھ کر انہوں نے رسول کو جھوٹا کہا تھا۔

طے یہ پایا کہ اپنے بچوں، عورتوں، اور نفسوں کے ساتھ مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔

عیسائیوں کے رہبر نے کہا میں ان لوگوں سے مباہلہ نہیں کرونگا اس لئے کہ میں ایسے چھرے دیکھ رہا ہوں اگر اشارہ کریں تو پھاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے۔

رسول اس مباھلہ میں حضرت فاطمہ، حسنین اور حضرت علی علیہم السلام کو اپنے ساتھ لے گئے تھے اور مباھلہ فتح ہوا۔

حوالہ::تفسیرالمیزان ونمونہ آل عمران کی آیت ٦١ کے ذیل میں

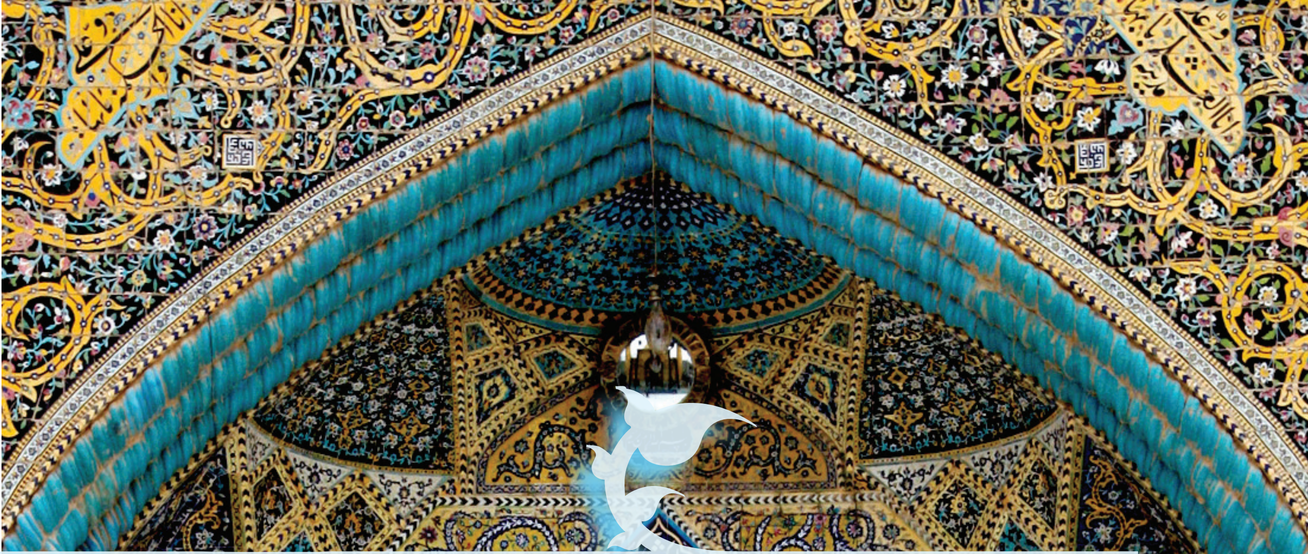

- فوج کے آگے کھڑا تھا۔
- کون ہو اور کیا کام ہے۔
- اشعث بن قیس ھوں۔ سپہ سالار لشکر سے ملنا ہے

اس کو امیر المومنین کے پاس لے گئے۔ عرض کی! اے امیر المومنین آپ پر جان قربان میرے خاندان میں ایک نجومی ہے جو آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔

امام نے فرمایا۔ بلاؤ کیا کہنا چاہتا ہے۔

نجومی آیا اور عرض کی میرے علم کے مطابق اگر اس وقت آپ پیش قدمی کریں گے تو شدید شکست سے دوچار ہوں گے اور آپ اپنے بہت سارے سپاہیوں سمیت قتل کر دیئے جائیں گے۔

فرمایا۔ جس نے تیری تائید کی اس نے رسول خدا کو جھٹلایا اس کے بعد اصحاب کو حکم دیا۔ اللہ کا نام لیکر بڑھو فتح تمہارا مقدر ہے۔

نہروان کی مانند کوئی جنگ فتح نہ ہوئی(دشمن کہ صرف دس افراد بچے)۔

حوالہ:صحیفہ نور، ج۲۰، ص۱۸۵

ابن عباس کہتے ہیں نعثل نامی یہودی اسلام قبول کرنے آیا تھا لیکن اس نے پہلے رسول سے عرض کیا اگر ہمارے سوالات کا جواب دے دیں گے تو اسلام قبول کروں گا۔ اس نے سوالات شروع کئے یہاں تک اس سوال پر پہونچا۔

اے محمد، آپ کا جانشیں کون ہے ۔ اس لئے کہ ہر پیغمبر کا جانشین رہا ہے ہمارے رسول کے وصی یوشع بن نون تھے۔

رسول نے فرمایا۔ بیشک میرے وصی علی ابن طالب ہیں اور ان کے بعد میرے دونواسے حسن و حسینt ہیں اور ان دونوں کے بعد حسین کی نسل سے ان کی نو اولادیں ہیں۔

حوالہ: ینابیع المودہ۔باب۷۶/ج۱

آنکھوں کی نید اڑی ہوئی تھی سپہ سالاران اسلام کے پہلو میں دل تھے مگر دھڑکن رکی تھی۔ خیبر کا قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا رسول نے رات کے ابتدای حصّہ میں یہ اعلان کیا سہ کل خیبر فتح ہو گا اور میں یہ علم اس کے ہاتھ میں دوں گا جو مرد ہو گا اور اس کو فتح کرے گا وہ محب و محبوب خدا و رسول خدا ہو گا۔ ہر شخص کے دل میں یہ تمنا کروٹ لے رہی تھی کہ اے کاش!

رسول کل علم ہم کو دیدیتے تا کہ پچھلی غلطیوں کی تلافی کر سکتا۔۔۔

سورج نے رات کے دل کو چاک کیا اور سر نکال کر نئی صبح کا اعلان کیا۔ سپاہی عمدہ لباس زیب تن کر کے رسول کے خیمہ کے پاس چکر کاٹنے لگے۔

رسول باہر آئے ۔سوال کیا۔ علی کہاں ہیں؟جواب ملا درد چشم میں مبتلا ہیں۔
حکم رسول ہوا یہ قلعہ صرف ان کے ہاتھوں فتح ہو گا۔ بلاؤ علی کو آج علم ان کو ملے گا۔

حوالہ: صحیح مسلم، ج۷، ص۱۲۱

من کنت مولاه فهذا علی مولاه

چلتا جا رہا تھا اور قصیدہ پڑھتا جا رہا تھا۔ میں نے اس کو گلی میں دیکھا تھا جبکہ اس کے ہاتھ سے خون ٹپک رہا تھا مگر انداز سے لگ رہا تھا کہ ہاتھ کٹا ہی نہیں!

۔میں آگے بڑھا اور پوچھا اے غلام کس نے تمہاری انگلیاں کاٹی ہیں ؟

یہ عدالت و انصاف کی نشانی ہے جو میں لئے گھوم رہا ہوں۔ شاہ ولایت ، امیر المومنین امام المتقین میرے اور سارے لوگوں کے مولا ، وصی خاتم الرسل ، علی ابن ابی طالب نے میری انگلیان کاٹی ہیں۔

میں نے کہا اس نے تمہاری انگلیاں کاٹی ہیں اور تم اسی کا ہی قصیدہ پڑھ رہے ہو ؟

قصیدہ کیوں نہ پڑھوں ان پر میری جان قربان !

میں نے چوری کی تھی اس کی سزا یہی تھی۔ میں اپنے مولا کے پاس گیا اور اس کا اقرار کیا۔

امام نے فرمایا اے فرزند اکواء !میرے ایسے چاہنے والے ہیں کہ اگر میں ان کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کردوں پھر بھی ان کے دل میں جس چیز کا اضافہ ہو گا میری محبت ہو گی اور میرے ایسے دشمن ہیں اگر میں ان کے منہ میں شہد بھی ڈالوں پھر بھی میرے دشمن رہینگے

امام نے اپنے فرزند امام حسن کو اس غلام کے پاس بھیجا جو قصیدہ پڑھ رہا تھا تاکہ اس کو لیکر آئیں۔

امیر المومنین نے فرمایا اے غلام ہیں نے تمہاری انگلیان کاٹی ہیں اور تو میرا قصیدہ پڑھ رہا ہے ؟

غلام نے کہا کائنات کا خالق آپ کا قصیدہ خوان ہے میری کیا حیثیت ہے۔؟

امام نے اپنی ردائے پاک کو اس کی انگلی پر ڈالا دعا فرمائی ۔ اب غلام جب واپس ہوا تو انگلیان سالم تھیں۔

حواله:: صحيح مسلم، ج۷، ص۱۲۲ سنن الترمذي، ج۲، ص۳۰۷؛ مسند أحمد بن حنبل، ج۵، ص۱۸۲ – ۱۸۹

رسول کے جانشین کا غسل، کفن، نمازجنازہ، تدفین سب پوشیدہ طور پر انجام پایا۔

صرف سات یا آٹھ لوگ شریک تھے اور مظلوم اوّل کے جنازے کو اٹھائے قبر کی طرف بڑھ رہے تھے۔

خود تابوت میں آرام فرما ذات نے حکم دیا تھا کہ تابوت کے پچھلے حصہ کو کاندھا دینا اس کا اگلا حصّہ فرشتوں کے کاندھوں پر ہو گا۔

رات کے سناٹے میں راستہ طے کیا جبرائیل و میکائیل نے تابوت کے اگلے حصّہ کو زمین پر رکھا۔کیونکہ اب نجف آگیا تھا۔۔۔۔اور پھر یہ جگہ شاہ مرداں کا مزار بنی۔

لیکن سو(۱۰۰) سال تک انسانیت کے دشمنوں کے خوف سے آپ کا مزار گمنام رہا۔یہاں تک کہ صادق آل محمد[نے اس قبر کی زیارت کرکے اھل زمین کو اس قبر کی زیارات کا ھدیہ عطا کیا۔

حواله: بحارالأنوار، ج۴۰، ص۲۸۱ ؛ سيري درسيره أئمه أطهار، ص۴۹.

رسول خدا ﷺ نے فرمایا

یا علی علیہ السلام! صرف تم اور تمہارے چاہنے والے جنت میں جائیں گے۔

مناقب، الفصل ۱۹

آستان مقدس حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام